لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ القرآن
من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین الحدیث
ہزارہا فقہی مسائل اور اسلامی و دینی معلومات کا خزینہ
مجموعۃ الفتاویٰ
المعروف بہ
انوار شریعت
حصہ اول تا ہشتم
جلد اول
از افادات
مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ
حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ
صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ
مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین ملتانی صاحب قدس سرہ
مرتبہ
مولانا مفتی محمد اسلم قادری رضوی علوی
سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ
ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد
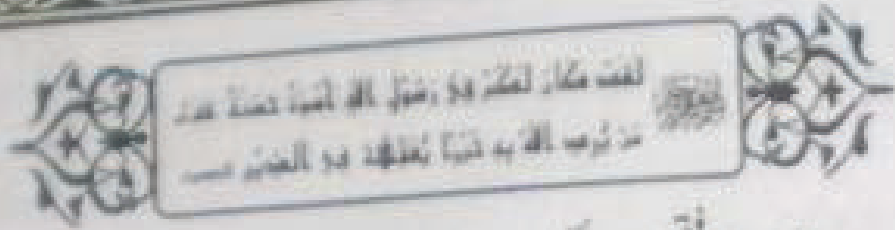
ہزاروں فقہی مسائل اور اسلامی و دینی معلومات کا خزینہ

انوار شریعت

المعروف بہ

جامع الفتاویٰ

حصہ اول تا ہفتم

جلد اول

از افادات

مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ

حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ

صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ

مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین ملتانی صاحب قدس سرہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ

ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد

اشاعتی ضابطہ

نام کتاب: انوار شریعت المعروف بہ جامع الفتاویٰ

ترتیب وتدوین: مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

نظر ثانی: مولانا محمد اسحاق ظفر

کمپوزنگ: ضیاء العلوم کمپوزنگ سنٹر، سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

کمپیوٹر گرافکس: قاضی محمد یعقوب چشتی، اظہر اقبال اعوان

پروف ریڈنگ: مولانا محمد عظیم، خواجہ وقار احمد چشتی

قیمت ....

ناشر سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد

ملنے کے پتے

☆ ضیاء العلوم پبلی کیشنز 128 بازار تکواڑاں / راولپنڈی
Fax-4580404 0333-5166587
Emil:ziauloom@isb.paknet.com.pk

☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

☆ فرید بک سٹال اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ غوثیہ محلہ فرقان آباد سبزی منڈی کراچی

☆ مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

از جانب مولوی معنوی ابراہیم چک گاگر ضلع ملتان

سوال: حقہ پینا نزدیک علمائے دین شرع متین کے جائز ہے یا حرام؟

جواب: اس مسئلہ میں علمائے دین کا بہت اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک مکروہ اور بعض کے نزدیک حرام اور فقیر کہتا ہے کہ بہر حال اس کو ترک کرنا اولیٰ ہے کیونکہ مکروہ پر دوام عمل کرے بھی حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور کتاب درالثمین مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی صفحہ ۹ میں لکھا ہوا ہے کہ ایک شخص نے صرف حقہ مہمانوں کے لئے اپنے گھر میں بنا رکھا تھا اور اس سبب سے وہ آپ ﷺ کی زیارت سے محروم رہا، وہ ہو ہذا:

" اخبرنی سید الوالد قال کان رجل من اصحابنا لا یشرب التناک ولکنہ کان قد ھیا القدرۃ لاضیافہ فرأی النبی ﷺ فی النوم اوالیقظۃ لا ادری ای ذلک مقبلاً الیہ ثم اعرض وخرج ذلک المکان قال فشد نشذذت الیہ وقلت یارسول اللہ ما ذنبی فقال فی بیتک القدرۃ ونحن نکرھھا ...... الخ "

جناب کے والد کا بیان ہے کہ ہمارے یاروں میں سے ایک شخص خود تو حقہ نہ پیتا تھا لیکن اس نے مہمانوں کے واسطے بنا رکھا تھا تو اس نے دیکھا نبی علیہ السلام کو نیند یا بیداری میں (یہ دریافت نہیں) کہ آپ تشریف لائے اس کی طرف اور منہ پھیر لیا اور اس مکان سے باہر تشریف لے گئے اور کہا اس نے آپ گریزاں ہوئے۔ میں آپ کے پیچھے دوڑا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ سے کیا خطا ہوئی۔ فرمایا تیرے گھر میں حقہ ہے جو ہمیں بُرا معلوم ہوتا ہے فقط۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ جب اس کا بزرگان خدا کے نزدیک گھر میں رکھنا اس قدر برا ہے تو پھر اس کا استعمال کرنا کس طرح جائز ہوگا اور بخاری شریف میں حدیث بدیں مضمون وارد ہے کہ آپ کی ذات خوشبودار چیز کو بہت محبوب رکھتی تھی، منہ بدبو کو اور فرمایا کہ تم اپنے منہ کو مسواک سے صاف اور پاک رکھو اور مسجد میں تھوم وبصل خام کھا کر مت داخل ہو کیونکہ ان کے کھانے سے منہ سے بدبو آتی ہے اور فرشتوں کو ایذا پہنچتی ہے اور یہ حرام ہے اور فتویٰ جامع الفوائد ۲۳ بحوالہ علام الرحمٰن فی نفی حل شرب الدخان لکھا ہے۔

شعر

یہ حقہ بڑ بڑ کرتا ہے ایہ شیطون کا خایہ ہے	ایہ لمبا کا تا ایہا ہے جیہا شیطون ذکر چھپایا ہے
کتنے پیر پیغمبر گزرے کے نہ دھواں کھایا ہے	بن ملاں قاضی پیون لگے انہاں بھی دین ونجایا ہے

پس برادران اسلام وصوفیائے کرام کو چاہئے کہ اس سے اجتناب کریں اور راہ مستقیم پر چلیں اور باقی مفصل ذکر اس کا ان شاء اللہ جلد نمبر ۳ میں آئے گا۔

بایں طور فرمائی ہے:

"لعن آخر هذه الامة اولها"

یعنی اس امت کے پچھلے لوگ پہلے لوگوں کو برا کہیں گے اور فرمایا:

"یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم واباؤکم فایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم"

(مسلم)

یعنی آخر زمانہ میں فریبی اور مکار اور جھوٹے لوگ آئیں گے اور لائیں گے تمہارے پاس حدیثیں کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے بھی نہ سنی ہوں گی اور تم اپنے آپ کو ان سے بچاؤ اور ان کو اپنے سے ایسا نہ ہو کہ کہیں تم کو گمراہ کر دیں اور فتنہ میں ڈالیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ یہ لوگ ائمہ مجتہدین پر ہمیشہ لعن طعن کرتے رہتے ہیں اور تمام فقہاء حنفیہ کو کافر اور مشرک اور بدعتی کہتے رہتے ہیں دیکھو ہوئے غسلین وظفر المبین وغیرہ اور باقی نقشہ ان شاء اللہ جلد چہارم میں درج کیا جائے گا۔ فقط۔

سوال: حقہ نوشی مباح ہے یا حرام اور نزدیک حکماء کے اس میں کیا نقصان ہے یا نہیں؟۔

جواب: اس مسئلہ میں بہت اختلاف ہے بعض نے قطعی حرام لکھا ہے اور بعض نے مکروہ تحریمی اور خادم شریعت کی تحقیق اس میں یہ ہے کہ اس کو چھوڑ دینا ہی بہتر ہے کیونکہ اس میں نہایت درجہ کا اختلاف ہے چنانچہ اس کی حرمت پر صاحب الغصن نے بہت دلائل لکھے ہیں، وہو ہذا:

"الدخان حرام مطلقاً وعليه الفتوى ولا يجوز استعماله مطلقاً ...... الخ"

(نقل از واقعات الحسامی)

دھواں حرام مطلق ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور اس کا استعمال کرنا بھی مطلقاً ناجائز ہے۔

اور صاحب درمختار کتاب الشربۃ و صاحب غایۃ الاوطار صفحہ ۲۶۸ میں بایں طور لکھا ہے:

"قال شيخنا النجم والتتن الذى حدث وكان حدوثه بدمشق سنة خمسة عشر بعد الف يدعى شاربه انه لا يسكر وان سلم له وانه مفتر وهو حرام بحديث احمد عن ام سلمة قالت نهى رسول الله ﷺ عن كل مسكر و مفتر قال وليس من الكبائر تناوله المرة والمرتين ومع نهى ولى الامر عنه حرام قطعا على استعماله ربما اضربا بالبدن نعم الاضرار عليه كبيرة كبائر الصغائر"

کہا ہمارے استاد نجم شافعی نے کہ تمباکو جو نئی پیدائش ہے اس کی پیدائش دمشق شام میں ایک ہزار پندرہ سال ہجری میں ہوئی۔ اس کے پینے والا یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نشہ نہیں لاتا اگر اس کے عدم سکر کو مان لیا جائے تو البتہ وہ مفتر ہے اگرچہ عقل کو

زائل نہیں کرتا مگر جو اس کو منکسر و ضعیف کرتا ہے اور جو چیز مضر ہے وہ حرام ہے بدلیل اس حدیث کے جو مسند احمد میں ام سلمہ [illegible] سے مروی ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر مسکر و مفتر یعنی نشہ لانے والی اور سست کرنے والی چیز سے لیکن عمدہ نے تمباکو کا ایک یا دو بار استعمال کرنا گناہ کبیرہ نہیں ہے اور باوجود منع کر دینے سلطان وقت کے وہ یقیناً حرام ہے علاوہ اس کے پس اس کا استعمال اکثر بدن کو ضرر کرتا ہے ہاں اس کو ہمیشہ استعمال کرنا کبیرہ گناہ ہے جیسے باقی صغائر کا دوام کبیرہ ہو جاتا ہے۔

اور شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بایں طور لکھا ہے کہ حقہ کشی کو تین امر لازم ہیں ایک بدبو کا آنا حقہ کش کے منہ سے دوسرے ملابست آتش کی تیسرے دھواں نکلنا منہ سے کہ مشابہ اہل دوزخ ہے۔ ہرچند یہ کراہت تنزیہی کا موجب ہے لیکن باجتماع امور ثلاثہ کراہت تحریمی ثابت ہوتی ہے اور فتاویٰ عبد الحی جلد اول صفحہ ۱۸۰ اور جلد سوم صفحہ ۲۳۲ میں بھی اس کو مکروہ تحریمی لکھا ہے اور حکماء نے بھی اس کو مضر لکھا ہے چنانچہ فتاویٰ جامع الفوائد صفحہ ۳۱۸ میں بایں طور مسطور ہے:

"قال افلاطون لو لا الغبار والطين والدخان لعاش الناس دهراً طويلاً وقال جالينوس احتموا عن ثلاث الدخان والطين والغبار الخ وقال حكيم ابو على سينا لو لا الدخان والطين والغبار لعاش ابن ادم الف عام فثبت باجماع الحكماء انه مفتر والمفتر حرام - الخ"

بہر صورت فقیر کے نزدیک بھی اس سے پرہیز کرنا بہتر ہے لقولہ علیہ السلام

"الحلال بين والحرام بين و بين ذلك متشبهات لا يعلمهن كثير من الناس فمن اتقى الشبهات"

یعنی جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حلال ظاہر ہیں اور حرام بھی ظاہر ہیں اور ان کے درمیان شبہ والی چیزیں ہیں اکثر لوگ ان کو نہیں جانتے پس جو بچ گیا مشتبہات سے پاک ہوا اس کا دین۔

اور حدیث میں ہے کہ:

"دع ما يريبك الى ما لا يريبك"

یعنی فرمایا آپ نے کہ چھوڑ دو اس چیز کو جو تم کو شک میں ڈالے اور عمل کرو اس چیز پر جس میں یقین ہو شک و شبہ نہ ہو۔

﴿ انّ اكرمكم عند الله اتقكم ﴾

یعنی اللہ کے نزدیک زیادہ پرہیزگار آدمی بہتر ہے۔

﴿ وانّ الله يحبُّ الْمتقين ﴾

"بر رسولاں بلاغ باشد و بس" باقی ذکر اس کا جلد دوم میں گزر چکا ہے اگر کسی صاحب کو زیادہ دیکھنے کی ضرورت ہو تو فتاویٰ جامع الفوائد و رسالہ النفس کو مطالعہ کرے فقط۔